بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

06: کتاب کا مقدمہ۔ حصہ پنجم

کن سلفیاً علی الجادۃ لشیخ العلامہ عبدالسلام السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور ہم پہنچے تھے شیخ صاحب کے اس جملے پر "وإن العبرة هي بالحقائق والمعاني لا بالألفاظ والمسميات" یہاں تک پہنچے تھے۔

پچھلے درس میں ہم نے یہ بیان کیا تھا کہ بعض لوگوں کے ہاں کچھ غلط فہمیاں ہیں ان میں سے ایک غلط فہمی یہ ہے کہ اگر یہ دعوت حق ہے اور یہ نسبت بھی حق ہے تو پھر اکثر لوگ اس سے متنفر کیوں ہیں، اور اس غلط فہمی کے اسباب کیا ہیں لوگوں نے اس حق دعوت کو غلط کیوں سمجھا، آج کی نشست میں اب اس کا علاج اور اس کا حل بتایا جارہا ہے اس پر ہم بات کریں گے ان شاءاللہ کیونکہ جب شیخ صاحب نے اس غلط فہمی کو بیان کیا ہے کہ لوگوں میں یہ مسائل موجود ہیں (عوام الناس میں) لوگ متنفر ہیں اس دعوت سے کیونکہ لوگ جانتے نہیں ہیں کہ اس دعوت کی حقیقت کیا ہے صرف نام سے واقف ہیں۔ وہابی کہہ دیں، سلفی کہہ دیں تو ان کے سامنے ایک جو ایک امیج (image) آتا ہے وہ دہشت گرد ہیں، داڑھی والے ہیں، بم بلاسٹ کرتے ہیں اور انہوں نے امریکہ میں بھی بم بلاسٹنگ کی ہے اور یورپ کے مختلف ملکوں میں بلکہ مسلمان ملک بھی ان سے نہیں بچے ہوئے، تو ایک جو امیج (image) بنا ہوا ہے وہ اچھا نہیں ہے۔

وجہ کیا ہے اسباب بتائے تھے میں نے، شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے تین اسباب بتائے ہیں ان میں سے ایک یہ بتایا کہ جو جماعتیں موجود ہیں آج وہ خوارج کی فکر سے متاثر ہو چکی ہیں اور پھر بعض لوگ ان میں سے ایسے ہیں جو سلفیت کے نام پر باتیں بھی کرتے ہیں اور کاروائیاں بھی کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم سلفی ہیں۔

اور جیسے میں نے مثال دی بن لادن کی وہ سلفی سمجھے جاتے تھے ابھی بھی لوگ اسے سلفی ہی سمجھتے ہیں اور حقیقت کیا ہے؟ سلفی نہیں ہے۔ کیوں؟ پھر اس کے جواب میں شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ کیونکہ بعض لوگ تھے تو حزبی جماعتیں لیکن وہ اپنی جماعت کا نام سلفی جہادی جماعت بتاتے ہیں کہ سلفی جہادی جماعت ہے "الجماعات السلفية الجهادية"۔ تو شیخ صاحب نے کہا سلفی کیسے ہو سکتی ہے یہ جماعت جب کہ یہ مخالفت کر رہی ہے سلفیوں کی عقیدے میں اور منہج میں (یہاں تک پہنچے تھے) اور یہ بھی فرمایا کہ جہادی کیسے ہو سکتی ہے جبکہ جو شرعی معنی جہاد کا ہے جو صحیح معنی ہے وہ ان جماعتوں میں نظر نہیں آتا کیونکہ جو شروط ہیں جہاد کی وہ ان میں موجود نہیں ہیں۔

آج کی نشست میں مسئلہ ہے مشکل ہے اس کا حل کیا ہے یہ غلط فہمی کیسے دور ہو گی؟ اور جو لوگ سلفیت کے نام پر بولتے ہیں کہ ہم سلفی ہیں اور لوگ ان کی باتوں میں آکر دھوکا کھا جاتے ہیں تو ہمیں کیا کرنا ہے جو صحیح منہج پر قائم ہیں؟

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی سلفی منہج پر قائم اور دائم رکھے اسی پر ہماری زندگی اسی پر ہماری موت ہو (آمین) کیونکہ یہی منہج حق ہے اور یہی صراط مستقیم ہے۔

تو کیا کرنا ہے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"وإن العبرة هي بالحقائق والمعاني"((پہلی بات تو یہ ہے) کہ عبرت جو ہے وہ حقائق اور معنی کے اعتبار سے ہے (حقیقت کو دیکھا جاتا ہے معنی کو دیکھا جاتا ہے))"لا بالألفاظ والمسميات"(لفظوں اور ناموں کو نہیں دیکھا جاتا ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے)۔

میں نے مثال بھی دی تھی کہ کوئی شخص اگر شراب پیتا ہے اور شراب کو کہتا ہے آب حیات (مثال کے طور پر) تو نام بدل گیا آب حیات ہو گیا ہے یا مشروب خاص ہو گیا ہے یا سکون کا مشروب ہو گیا ہے کچھ بھی نام دے دیں آپ کیا حقیقت بدلی ہے اس کی؟ کہ شراب ہے مسکر ہے اور "كُلُّ مُسْكِرٍ" حرام ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ تو اصل عبرت نام کی نہیں ہے لفظ کی نہیں ہے اصل عبرت کس چیز کی ہے؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں "بالحقائق والمعاني"۔ یعنی کیا مطلب ہے؟ یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم سلفی ہیں اور سلفی ھدی کے خلاف ان کا قول اور فعل ہے تو یہ نام کے سلفی ہیں کام کے نہیں اور ہمیں کام

سے کام ہے نام سے کام نہیں ہے۔

اور حقیقت بھی (حقائق) کیا ہے؟ کہ اگر کوئی شخص زبان سے کہتا ہے کہ مسلمان ہوں تو کردار کا بھی تو ہونا چاہیے ناورنہ اس کے ایمان اور اسلام میں نقص ہے کہ نہیں؟ جب تک دائرہ اسلام کے اندر وہ داخل ہے خارج نہیں ہوا مسلمان تو ہے لیکن ہم کہیں گے کہ اس کا ایمان کمزور ہے۔

کبیرہ گناہ کرنے والے کا کیا حکم ہے شرعاً کیا کافر ہے وہ نام چھین لیا ہم نے؟ نہیں چھینا نام اس کا لیکن انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ مسلمان تو وہ ہے لیکن ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا اس لیے ہم کہتے ہیں کہ یہ مسلمان ہے یا فاسق ہے یا وہ مومن فاسق ہے یا اپنے ایمان سے مومن ہے اپنے کبیرہ گناہ سے فاسق ہے (کوئی بھی جملہ آپ بتا دیں سب ٹھیک ہے) لیکن دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہے خوارج والا منہج نہیں ہے۔

تو عبرت کس چیز کی ہوئی اس کے نام کی یا اس کے کام کی؟ اس کے کام کی، حقیقت کی اور حقیقت کا دوسرا نام ہے کام۔ دین اسلام عمل کا دین ہے دعوے کا دین نہیں ہے اور سلفیت بھی صرف دعویٰ نہیں ہے محض عمل ہے دین پر عمل کرنے کا نام ہے۔

دین پر کیسے عمل کریں؟ عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق، سیاست کیسے کریں ہم؟ یعنی اس دین پر ہم عمل کرنے والے کیسے بنیں؟ بغیر سمجھنے کے ممکن ہے؟ نہیں۔ تو سمجھیں کیسے؟ یہی سلفیت ہے کہ قرآن ہے حدیث ہے یہی دین کی بنیاد ہے ہماری۔ سمجھنا کیسے ہے؟ سلف کی سمجھ کے مطابق یہی سلفیت ہے۔ جو اس راستے پر چلتا ہے سلفی ہے، جو راستے پر چلتا نہیں ہے کوئی اور راستہ اختیار کر چکا ہے اور کہتا ہے کہ میں سلفی ہوں تو عبرت کس چیز کی ہے نام کی ہے یا اس کے عمل کی ہے جو وہ کر رہا ہے؟ اس کے عمل کی ہے بس۔

"لذا" ((اب یہ حل ہے دیکھیں) اس لیے)۔ اب اس لیے کیا کرنا ہے دیکھیں ذرا بڑی پیاری بات ہے "لذا يجب التنبه للخلط و التضليل الموجود في الساحة الإسلامية اليوم"۔ "لذا يجب":

1- "يجب" (واجب ہے) "التنبه للخلط و التضليل" (کہ ہم آگاہ ہو جائیں اس خلط اور تضلیل کا جو لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے جو حقائق کو خلط ملط کیا جارہا ہے) "الموجود في الساحة الإسلامية اليوم" (جو آج مسلمانوں کے اندر یہ مسئلہ موجود ہے (مسلمانوں کے بیچ میں جو یہ غلط فہمی عام ہوتی جارہی ہے))۔

"دعوۃ السلفیۃ" سلفیوں کے خلاف جو پروپیگنڈے ہیں تو حل کیا ہے؟ (ا) ہمیں خود تو پتہ چلے کہ حق کیا ہے تو تنبہ کے بغیر کیسے ممکن ہے؟! ہمیں خود الرٹ ہونا پڑے گا کہ ہم یہ جانیں کہ خلط ملط ہوا ہے لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ اور خلط ملط ہوا ہے ہم کیسے جانیں گے؟ جب تک حق کو نہیں جانیں گے اور منہج سلف کو خود نہیں جانیں گے تو پھر کیسے پتہ چلے گا کہ خالص سونا کون سا ہے اور ملاوٹ اس میں کیا ہوئی ہے؟ اس لیے اگر آپ خالص سونے کو نکالنا چاہتے ہیں تو آپ نہیں نکال سکتے۔ کون نکالے گا؟ سنار ہی نکالے گا جس کا کام ہے۔

دعوۃ السلفیۃ کو پاک کون کرے گا؟ جو خود سلفی ہو گا وہ کرے گا نا اور جو سلفی خود نہیں ہے اسے پتہ ہی نہیں دعوۃ السلفیۃ کیا ہے تو اس میں سے کیا غلط نکالے گا وہ؟!

توسب سے پہلے یہ معلوم کیا جائے اور معلوم ہونا چاہیے ہمیں الرٹ ہونا چاہیے اپنے آپ کو متنبہ کرنا چاہیے کہ دیکھو خلط ملط ہو رہا ہے۔ یہ ماننے کی بات ہے کہ ہو رہا ہے لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے، خلط ملط کہاں پر ہوا ہے اور کس طریقے سے ہم اس کو ختم کر سکتے ہیں (اب خلط ملط ہو گیا ہے پہلا اسٹپ ہے)۔

2-"ویجب" (یہ بھی واجب ہے)۔ کس پر واجب ہے؟ ہر مسلمان پر۔ یہ دعوۃ السلفیۃ صرف ایک خاص گروہ کی دعوت نہیں ہے یہ پورے مسلمانوں کی دعوت ہے۔"ویجب العمل علی تصفیة الإسلام مما ألصق به"۔پہلے تو خلط ملط کا پتہ لگانا ہے نا کہ ہوا ہے، اب یہ جان لیا کہ خلط ملط ہوا ہے حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہے حقائق کو ختم کرنے کے لیے لوگوں نے نام تو لیا سلفیت کا لیکن کام سلفیت والا نہیں کیا مخالفت کر بیٹھے۔

(۱) تو پہلے یہ جان لیا کہ خلط ملط ہوا ہے، اور یہ جاننا واجب ہے کہ ملاوٹ ہوئی ہے۔ (۲) دوسرا واجب دیکھیں "ویجب العمل علی تصفیة الإسلام مما ألصق به" اب یہاں دعوۃ السلفیۃ نہیں فرمایا بلکہ دعوۃ السلفیۃ میں ملاوٹ ہے اس کا مطلب ہے کہ اسلام کے اندر ملاوٹ ہے۔

سمجھیں کہ دعوۃ السلفیۃ میں اگر کچھ خلط ملط ہوا ہے تو حقیقت میں خلط ملط کہاں پر ہوا ہے؟ دعوت پر نہیں ہوا اسلام کے اندر ہوا۔ کیسے اسلام کے اندر ہوا؟ کیونکہ دعوۃ السلفیۃ ہے کیا؟ قرآن ہے، صحیح حدیث ہے اور سلف کی فہم ہے۔ اسی پر قائم ہے نا اسی کا نام اسلام ہے کہ نہیں؟ تو پھر اگر اس میں کوئی خلط ملط کر دیتا ہے حقائق کو ملاوٹ کر دیتا ہے تو اس نے گویا کہ ملاوٹ دعوۃ السلفیۃ میں کی ہے یا اسلام میں کی ہے؟ اسلام کے اندر ہی کی ہے اس نے۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں "ویجب العمل علی تصفیة الإسلام مما ألصق به"(اور یہ بھی واجب ہے کہ اسلام کو پاک کر دیا جائے ہر اس ملاوٹ سے ہر اس تہمت سے جو اس پر چپکائی گئی ہے جو اس میں داخل کر دی گئی ہے)"مما لیس منه"(جو اسلام میں سے نہیں ہے(یعنی باہر سے کوئی چیز لے کر آئے ہیں))۔

دہشت گردی کو جہاد کے نام کا لبادہ چڑھا کر نام جہاد کا ہے کام دہشت گردی ہے۔تو جہاد باقی رہے گا ملاوٹ ہوئی کہ نہ ہوئی؟ جہاد کو دہشت گردی سے خلط ملط کر دیا کہ نہیں؟ جہاد حق ہے اور دہشت گردی باطل ہے دونوں کو خلط ملط کر دیا نتیجہ کیا نکلا؟ یہی جہاد ہے جو مخالفت کرتا ہے وہ سلفی نہیں ہے وہ مرجئ ہے، وہ ڈرپوک ہے وہ بزدل ہے۔

"وتربیة النشء المسلم علی الإسلام الحق"اب یہ دیکھیں کہ تصفیت کیسے کرنا ہے اسلام کو پاک کیسے کرنا ہے ،صاف کیسے کرنا ہے۔اب صفائی کریں گے نا کیسے؟:

1-جو چیز اس میں شامل کی ہے اس کو نکالنا ہے۔

2-مسلمانوں کی تربیت کرنی ہے خاص طور پر جو ینگ(young)ہیں"النشء المسلم"۔کس چیز پر؟"علی الإسلام الحق"(حق اسلام،اسلام کی جو حق دعوت ہے)۔جس میں کوئی چیز ملاوٹ نہیں ہے اسی جس کی بنیاد ہے توحید، جس کی بنیاد ہے اتباع سنت ہے،اسی پر ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو اپنے گھر والوں کو اپنے پڑوسیوں کو اپنے رشتے داروں کو اسی کی تعلیم دے یہی صحیح اسلام ہے۔واللہ جس کا عقیدہ درست ہو جائے اس کا مکمل اسلام درست ہے، جس کے عقیدے میں مشکل پڑ گئی نا اس کے اسلام میں کمزوری آخری وقت تک رہے گی جب تک وہ اپنا عقیدہ درست نہیں کرتا۔

اور تہتّر فرقے جو بنے ہیں آپ کو پتہ ہے کس کے اعتبار سے بنے ہیں کوئی جانتا ہے؟یعنی کہاں پر خرابی ہوئی جس کی وجہ سے تہتّر فرقے بنے امت میں؟ خرابی کہاں پر ہے کیا سود خوری کی وجہ ہے؟ شراب خوری کی وجہ ہے؟زناکاری کی وجہ ہے؟ بے نمازی وجہ ہے لوگ نماز نہیں پڑھتے اس لیے اختلاف ہوا ہے؟زکوۃ

نہیں دیتے؟ جھوٹ بولتے ہیں دھوکا دیتے ہیں؟ قتل وغارت کی وجہ سے؟ کہاں پر غلطی ہوئی جس کی وجہ سے تہتّر فرقے بنے؟ عبادات میں غلطی ہوئی؟معاملات میں غلطی ہوئی؟ حرام اور حلال کے مسئلے میں غلطی ہوئی؟ کہاں پر غلطی ہوئی؟عقیدے میں۔ کس نے کہاہے؟دیکھ لیں جو بھی تہتّر فرقے بنے ہیں جس نے بھی ان فرقوں کے بارے میں پڑھاہے ذرا سرچ کرکے دیکھ لیں اور یہ اس شخص کی گواہی ہے جس نے یہ کہا کہ ڈاکٹر صاحب کے درس میں ہمیشہ عقیدے کی بات ہوتی ہے کیا مسئلہ ہے؟ جہاں بھی دیکھو عقیدے کی بات ہے پکڑ کر بیٹھے ہوتے ہیں۔لوگوں کو طہارت نہیں آتی،لوگوں کو تیمم نہیں آتا،لوگوں کو نماز پڑھنے کا طریقہ نہیں آتا،اس پر بات وہ کرتے نہیں ہیں۔

تو ہمارے ایک پیارے بھائی نے بڑا پیارا جواب دیا کہتے ہیں میں نے کہا آیئے دیکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب اکثر تہتّر فرقوں والی حدیث کی بات کرتے رہتے ہیں اسی حدیث کا زیادہ ذکر کرتے ہیں تہتّر فرقے تہتّر فرقے آیئے دیکھتے ہیں کہ یہ جو تہتّر فرقے ہیں ان کا کسی کتاب میں ذکر تو ہوگا کہ کون سے فرقے ہیں، دیکھتے ہیں کون سے فرقے ہیں پھر ہم ڈسائیڈ(decide) کرتے ہیں کہ ان فرقوں میں غلطی کہاں پر ہوئی ہے۔کچھ کتابیں دیکھیں نام کیا ملا جو فرقے ہیں؟خوارج کا نام ملا، روافض کا نام ملا، جہمیوں کا نام ملا، معتزلہ، کلابیہ، اشاعرہ، ماتریدیہ، یہی نام ملے۔ کہیں پر دیکھ رہے ہیں کہ زناکاری کا کوئی گروپ، جماعت ہو زناکاریوں کی، بدکاریوں کی، کوئی سود خوروں کی کہیں پر کوئی گروپ تو ہوگا نا۔کہتے ہیں کہ ایک جگہ بھی نہیں ملا جہاں پر ملے یہی نام ہیں۔ غلطی کہاں پر ہے؟عقیدے میں۔

کہتے ہیں کہ اب کیا خیال ہے؟ کہتا ہے کہ بات تو ٹھیک ہے جب امت کے تہتّر فرقے بنے اور سارے جہنم میں جارہے ہیں سوائے ایک فرقے کے تو پھر عقیدے کو تو مضبوطی سے تھامنا ہے کہ نہیں سمجھنا ہے کہ نہیں؟ بات سمجھنے والے ہے کہ نہیں سمجھنے والی؟

یہ نہیں کہ میں کہہ رہاہوں اس لیے اس لیے کہ یہی حق ہے۔زناکار،بدکار،سود خور،اپنے آپ کو ملامت کرتار ہتاہے اور ننانوے(99)لوگوں کے قاتل نے بھی توبہ کی یا نہیں کی(صحیح بخاری کی روایت ہے)کب اس نے توبہ کی؟جب ملامت تھی کہ نہیں جب ندامت تھی کہ نہیں؟لیکن کتنے جہمیوں نے توبہ کی

ہے،کتنے روافض نے توبہ کی ہے،کتنے کلابیہ نے توبہ کی ہے اور کتنے خوارج نے توبہ کی ہے سب بات یہ ہے!

یہ سارے بدعتی گروپ ہیں بدعتی جماعتیں ہیں احزاب ہیں اور بدعتی شیطان کو زیادہ محبوب اور پسند ہے فاسق انسان سے فاسق مسلمان سے۔فاسق توبہ کر سکتاہے،بدعتی تواسے حق سمجھ بیٹھاہے نااور یہی وجہ ہے کہ جہنم کاایندھن بن رہی ہیں بہتّر جماعتیں بہتّر گروہ ہیں،ایک ہی فرقہ جنت میں جائے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس پر میں اور صحابہ ہیں۔کس چیز پر تھے؟آپ یہ دیکھیں کہ جہاں پر انہوں نے غلطی کی ہے وہاں اُنہوں نے وہ غلطی نہیں کی۔‘‘جس پر میں’’ قرآن اور صحیح حدیث ہے وحی ہے اور میرے صحابہ کو جیسے میں نے سمجھایاہے قرآن اور صحیح حدیث ویسے سمجھاہے۔

کوئی شخص ایساہے جو نہیں سمجھ سکتاکہ چوری حرام ہے؟پڑھیں قرآن مجید کو ظاہر لفظ سے ہی پتہ چلتاہے کہ چوری حرام ہے اور سزا بھی ہے اس کی کہ ہاتھ کاٹو چور کے مرد ہو یاعورت ہو۔ہے کہ نہیں؟کیاہاتھ کاٹے جاتے ہیں اچھے لوگوں کے اچھاکام کرتے ہوئے یہ جزاہوتی ہے اچھے کام کی؟لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ﴿وَمَا رَمَيۡتَ اِذۡ رَمَيۡتَ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى﴾(الانفال:17)(اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!جب تم نے پھینکااور مارا تم نے نہیں مارابلکہ میں نے ماراہے میں نے پھینکاہے)۔

اللہ تعالیٰ نے پھینکا ہے تو اس سے کیا لیا جبریہ نے ؟ تو کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے (جہمی جبری ہیں) انسان خود مختار نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ تو نے نہیں پھینکا میں نے ہی پھینکا ہے میں نے ہی مارا ہے تو نے تو مارا ہی نہیں ہے ،تو مارا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی تھا ۔یہ جو ایکٹ(act)ہوا ایکشن (action)ہوا مارنے کا کس نے کیا دنیا میں ؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے کیا ہے۔اب اس آیت کریمہ کو سمجھنے کے لیے صحیح سمجھ کی ضرورت ہے کہ نہیں ہے؟

چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے جاہل بدو گنوار اعرابی بھی سمجھ لے گا۔آپ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے عربی آئے گی سمجھ لے گا نہیں آئے گی تو ترجمہ بھی سمجھ لے گا کہ چوری بُرا کام ہے،انسان کا ضمیر بھی ملامت کرتا ہے کہ میں نے غلط کام کیا ہے کسی کا حق میں نے چرایا ہے کسی کا مال چرایا ہے لیکن انسان مجبور ہے کہ نہیں یہ کون متعین کرے گا؟

اگرچہ نصوص بعض کے لیے واضح ہیں لیکن جب ایسے لوگ آتے ہیں جو ڈکیت ہیں،ابن القیم رحمۃاللہ علیہ کہتے ہیں کہ جو بدعتی ہیں صوفی ہیں یہ ڈکیت ہیں دنیا کے ڈکیت آپ کا مال چراتے ہیں اور یہ آپ کے ایمان کے دشمن ہیں آپ کا ایمان چراتے ہیں۔آپ سے صحیح منہج اور عقیدہ چرانا چاہتے ہیں لوٹنا چاہتے ہیں لٹیرے ہیں یہ۔کیا فرق ہے لٹیرے میں اور چور میں ؟ چور چھپ کر وار کرتا ہے، لٹیرا سامنے آکر چھینتا ہے ایسا ہی ہوتا ہے نا!

تو صاف کرنا ہے اور بچوں کو بھی اس کی تربیت دینی ہے۔

"علی الإسلام الحق المستقی من النبع الصافي"،اسلام حق کی دعوت ہے ہم کیسے اپنے بچوں کو دیں اور کیسے ان کی تربیت کریں؟صافی پاک اسلام کہاں سے ہمیں ملے گا؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں"النبع الصافي" (صاف سورس(source)سے)۔

النبع سورس(source) کو کہتے ہیں۔ جیسے پانی کا کنواں ہوتا ہے نا پانی کا چشمہ جو پانی جہاں سے نکل رہا ہوتا ہے وہ زیادہ صاف ہوتا ہے یا جب چل کر بہہ کر چلا جاتا ہے وہ زیادہ صاف ہوتا ہے؟ سورس (source) ہوتی ہے نا ہمیشہ صاف۔ جیسے جیسے آگے چلتا جائے گا اتنی ہی اس میں کدورت بڑھتی جائے گی لیکن جہاں سے پانی نکل رہا ہے وہ زیادہ صاف اور پاک ہے کہ نہیں؟

تو دین اسلام کی سورس(source) کیا ہے؟ اُس کی طرف واپس لوٹنا ہے بات ہی ختم ہے۔ سورس (source) کیا ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں "كتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم" (اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت)" وفق فهم سلف الأمة" قرآن اور سنت تو ہے لیکن تیسری قید بھی لازمی ہے جیسے کہ "وَأَصْحَابِي" کی قید حدیث میں آئی ہے اس کو نہ بھولیں۔

قرآن اور سنت "عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ"، "وَأَصْحَابِي" وفق فهم سلف الأمة۔

آپ کے پاس ثبوت کیا ہے کہ یہی اسلام صافی ہے اگر میں نے کہہ دیا یا شیخ صاحب نے کہہ دیا آپ نے مان لیا؟ بغیر ثبوت کے بات ہوئی ہے یا اس کا ثبوت ہے دلیل ہے دلیل کیا ہے؟ "عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي"، "عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ" جس پر میں کیا ہے؟ (كتاب الله وسنة) "وَأَصْحَابِي" (وفق فهم سلف الأمة)۔ یہ چیزیں ہیں سلف امت کی سمجھ کے مطابق۔

3- تیسرا واجب "ويجب" لفظ نہیں ہے، شیخ صاحب فرماتے ہیں "والذود عن هذا الدين" (اس دین کا دفاع، حفاظت اور حمایت کرنی ہے یہ بھی واجب ہے)۔

"الذود" (دفاع کرنا، حمایت کرنا، حفاظت کرنا) "والذود عن هذا الدين"، یاء معطوف ہے ویجب پر، "ويجب والذود عن هذا الدين" (اس دین کا دفاع، حمایت اور حفاظت کرنی ہے) "وإظهاره بالمظهر اللائق به" (اور اس کو ظاہر کرنا ہے لوگوں کے سامنے واضح کرنا ہے جیسا کہ اس کا صحیح مظہر ہے)۔

یہ تیسرا پوائنٹ ہے کس چیز کا؟ کہ عبرت جو ہے وہ حقائق، معنی کی ہے الفاظ ومسمیات کی نہیں ہے اس لیے ہمارے اوپر واجب ہے کہ ہم کیا کریں اب یہ علاج بتایا ہے شیخ صاحب نے کہ علاج ان تین چیزوں سے ہوگا ۔غلط فہمی کیسے دور ہو گی امت سے :

1-یہ جان لیں کہ خلط ملط ہوا ہے۔

2-اس کو صاف کریں پاک کریں جو کچھ اس میں شامل ہوا۔صاف، پاک کیسے ہوگا؟قرآن، سنت، سلف کی فہم۔

3-تاکہ اسے اسی طریقے سے مینٹین (maintain) رکھا صاف اور پاک تو دفاع کرنا ہوگا کہ نہیں؟

حفاظت کرنی ہو گی کہ نہیں؟

یہ تین اسٹپ ہیں: پہلا اسٹپ خلط ملط ہوا، دوسرا اسٹپ اسے صاف اور پاک کرنا ہے جو چیز اس میں ملاوٹ ہوئی ہے، تیسرا اسٹپ کہ اب صاف تو کر لیا ہے اب اس کی حفاظت کوئی نہیں کرے گا پھر ملاوٹ ہو جائے گی۔تو صفائی کے بعد اس کی حفاظت بھی کرنی ہے کہ نہیں؟اس کی حفاظت بھی کرنی ہے اور حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ اسے چھپانا نہیں ہے عام منظر میں لے کر آنا ہے اسی حق کو کیونکہ یہی حق ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں سلفی کہنے سے شرم آتی ہے۔شرم آتی ہے سلفی کہنے سے کیوں شرم آتی ہے؟!

کہتے ہیں بس لوگ کہتے ہیں بس مسلمان کہو میں بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہوں۔

لوگوں نے کہا تو تم بھی کہنا شروع کر دو گے!

سلفی کا معنی ہے حق پر قائم اور چلنے والا مسلمان جو منہج حق پر ہے اور اپنے آپ کو سلفی کہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ شرف ہے اور فخر ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج ہم یہ رسالہ ایک ساتھ مل کر سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ شیخ صاحب نے اس رسالے کی تصنیف کی ہے تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ سلفی ہوتے کون ہیں۔جو یہ کہتے ہیں کہ نہیں کہنا چاہیے تو پہلے درس پورا سن لیں (دروس جتنے بھی ہیں) پھر ڈسائیڈ (decide) کریں کہ انہوں نے کیا اپنے آپ کو کہنا ہے ان کی مرضی ہے لیکن جب تک آپ کسی چیز سے

ناواقف ہوتے ہیں تب تو کوئی بھی فیصلہ کر سکتے ہیں لیکن جاننے کے بعد میرا خیال نہیں ہے کہ کوئی شخص ایسا ہو گا جو یہ کہے گا کہ اپنے آپ کو سلفی نہیں کہنا بشر طیکہ ضمیر کو زندہ ہونا چاہیے، جس کا ضمیر زندہ ہے اور سمجھنے والا بھی ہے پھر وہ دائیں بائیں نہیں دیکھے گا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ حق کو سمجھیں اس پر عمل کرنے والے بنیں اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو ثابت قدمی عطا فرمائے (آمین)۔

پھر شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"ولقد منّ الله على أمة نبيه محمد صلى الله عليه و سلم" (پھر اللہ تعالیٰ کی خاص منّت اور احسان ہے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر) "بإكمال دينها" (کہ اس دین کو کامل کر دیا) "وإتمام نعمته عليها" (اور نعمت کو بھی تمام کر دیا) "ورضاه عنها بالإسلام" (اور اسلام کو پسند کیا اور اس پر راضی ہو گیا) "الذي لا يقبل ديناً سواه" (اس کے سوا کوئی دین اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہو گا) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدۃ:3)۔

﴿اَلْيَوْمَ﴾ (آج) ﴿اَكْمَلْتُ﴾ (میں نے کامل کر دیا)

﴿لَكُمْ﴾ (تمہارے لیے) ﴿دِيْنَكُمْ﴾ (تمہارے دین ہی کو)

سبحان اللہ، تمہارے لیے تمہارے دین کو ہی کامل کر دیا۔ دین کس کا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ دین ہے نا، دینِ نہیں فرمایا "دينكم أنتم" جب تک اس دین پر قائم رہو گے تو تمہارا شرف اور فخر باقی رہے گا اور ایک کامل انسان کی زندگی گزار سکتے ہو، دین کامل ہے تو اس پر عمل کرنے والا بھی کامل ہے۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ﴾ (اور میں نے تمام کر دیا)

﴿عَلَيْكُمْ﴾ (تمہارے اوپر) ﴿نِعْمَتِيْ﴾ (اپنی نعمت کو)

دین تمہارا نعمت میری ہے ﴿نِعْمَتِيْ﴾ اپنی نعمت کو میں نے تمام کر دیا، یہی نعمت دین اسلام کی نعمت جو سب سے بڑی نعمت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت ساری نعمتوں سے نوازا ہے، آنکھوں کا نور نعمت ہے، دل کی دھڑکن نعمت ہے، سانس لینا نعمت ہے، ہمارا چلنا پھر نا اٹھنا بیٹھنا نعمتیں ہی نعمتیں ہیں اگر گننا شروع کریں تو ہم اللہ کی قسم کبھی گن نہ پائیں لیکن نعمت کو تمام کیا دین اسلام سے ﴿وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾۔

ساری نعمتیں ایک طرف، خلق ہے پھر اس کے بعد خاص حفاظت اور عنایت ہے اس انسان کی کہ اسے بہترین ساخت پر پیدا کیا اسے عقل کی نعمت سے نوازا سمجھ کی نعمت سے نوازا، نعمتیں آتی گئیں آتی گئیں، ایک نعمت ابھی باقی تھی کون سی نعمت تھی؟ دین اسلام کی نعمت۔ پہلے موجود تھی کہ نہیں لیکن کامل نہیں تھی ابھی تک۔

جب تک وحی نازل ہو رہی تھی تو دین کو کامل نہیں تھا اب اس دین کے بعد کوئی اور دین ہے نہیں کوئی اور رسول آئے گا نہیں تو دین کامل ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں، نعمت تمام ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں۔ کامل ہے زیادتی کی گنجائش نہیں ہے، تام ہے تمام ہو چکا ہے اب کمی کی گنجائش بھی نہیں ہے نہ افراط ہے نہ تفریط ہے۔

﴿وَرَضِيْتُ﴾ (اور میں راضی ہو گیا) ﴿لَكُمْ﴾ (تمہارے لیے)

﴿اَلۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا﴾ (اسلام کو بطور دین)

اللہ تعالیٰ نے اس دین کو پسند کیا ہے ہمارے لیے اور راضی بھی ہو گیا ہے، ہم کہتے ہیں کہ ہم امتی ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کبھی سوچا ہے کہ اس جملے کا معنی کیا ہے ہم کیا کہہ رہے ہیں کس کے امتی ہیں ہم؟ اور دین کامل کی جب ہم بات کرتے ہیں کبھی غور و فکر کیا ہے کہ دین کامل کہتے کسے ہیں؟ اور اللہ تعالیٰ راضی کس دین پر ہے اور کب راضی ہوا اس دین پر یہ آیت کب اتری؟

حجۃ الوداع کے موقع پر یوم النحر میں الیوم سے یہ مراد ہے، ﴿اَلۡیَوۡمَ﴾ سب سے عظیم دن تھا اور اس سب سے عظیم دن میں جو یہ سب سے بڑی نعمت ہے اسے تمام کر دیا ہے۔

"وقال تعالیٰ" اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دوسری آیت میں:

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیۡ مُسۡتَقِیۡمًا فَاتَّبِعُوۡهُ‌ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمۡ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ﴾ (الانعام:153)

﴿وَاَنَّ﴾ (اور بے شک) ﴿هٰذَا﴾ (یہ) ﴿صِرَاطِیۡ﴾ (میرا راستہ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا راستہ) ﴿مُسۡتَقِیۡمًا﴾ (سیدھا)۔ راستہ اللہ تعالیٰ کا ہے سیدھا ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے ایک انعام ہے، سیدھا ہے اور انعام ہے۔

﴿فَاتَّبِعُوْهُ﴾ ہمیں حکم دیا یہ فرض ہے یہ اور انعام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے سیدھے راستے کو اپنانے کا حکم دیا ہے۔ اگر ٹیڑھا راستہ ہوتا تو ہم کیا کرتے مشکل تھی کہ نہیں؟ زیادہ آسان سیدھے راستے پر چلنا ہے یا ٹیڑھے راستے پر چلنا ہے؟!

اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا حکم دیا ہے؟ سیدھے راستے پر چلنے کا "الصراط المستقیم" جس کی ہم دعا کرتے ہیں سورۃ الفاتحہ میں ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ (الفاتحہ: 5) بار بار۔

کس کا راستہ ہے؟ ﴿صِرَاطِيْ﴾ میرا راستہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو سیدھا راستہ ہے۔ یہی فخر کافی

نہیں ہے ہمارے لیے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں میرا راستہ ہے ﴿صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا﴾ سیدھا۔

﴿فَاتَّبِعُوْهُ﴾ فعل اَمر ہے کہ سب مل کر اس کی اتباع کرو اس کی پیروی کرو۔

دو ہی چیزیں ہیں یا اتباع ہے یا ابتداع ہے۔ ابتداع کیا ہے؟ چلنا تو ہے اپنی مرضی سے چلنا ہے، چلنا ہے لیکن اپنے طور طریقے سے چلنا ہے نئے طریقے ایجاد کرکے۔ نہیں نہیں! نہیں چلے گا۔ ﴿فَاتَّبِعُوْهُ﴾ ایک ہی سیدھا راستہ ہے وہ سیدھا ہے وہاں پر چلنا پڑے گا۔

یہ کس نے کہا ہے کہ دوسرا راستہ نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا﴾ (اور ہر گز مت اتباع کرو)۔ کیا؟ ﴿السُّبُلَ﴾ (دوسرے راستے پر)۔

راستے جمع ہے، صراط ایک ہے، سبیل ایک ہے، سُبُل جمع ہے سبیل کی۔ یہاں پر صراط نہیں فرمایا سُبُل فرمایا ہے (بکھرے ہوئے ٹوٹے ہوئے راستے جو اس سیدھے راستے سے جدا ہو چکے ہیں)۔

﴿فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ (اس راستے کے سوا کوئی اور راستہ مت اختیار کرنا اس کی اتباع ہر گز نہ کرنا)۔ عجب ہے فعل ایک ہی ہے اتباع کا! اُمر بھی ہے نہی بھی ہے فوراً۔

ذرا غور کریں دونوں پر ﴿فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا﴾ اور صرف ان دونوں لفظوں پر دیکھیں کیا نظر آتا ہے آپ کو؟ ﴿فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا﴾ ''فاتبعوه هو صراطي'' جو مستقیم ہے۔

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ کوئی شخص تاکہ یہ نہ سمجھے کہ اتباع کی بات تو آئی ہے لیکن اپنی مرضی کا راستہ بھی تو اختیار کیا جاتا ہے۔ اگلی آیت میں نہیں، بیچ میں کوئی لفظ نہیں، تاکہ کسی کی گردن ادھر اُدھر نہ جائے فوراً ﴿فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا﴾ فوراً۔ اب اور کوئی عذر باقی رہتا ہے بدعتیوں کا کوئی اور عذر باقی بچتا ہے؟ اتنی وضاحت کے بعد اور کوئی وضاحت اور کیا چاہیے؟

کیوں اور راستہ اختیار نہ کریں؟ ﴿فَتَفَرَّقَ بِكُمۡ عَن سَبِيلِهِۦ﴾ (بس تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے دور کر دیں گے)۔

جو اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلنا چاہتا ہے تو پھر اسے اس راستے کی اتباع کرنی ہی پڑے گی اور جو اپنی مرضی کا راستہ اختیار کرنا چاہتا ہے تو اللہ کی قسم اس راستے کو پا نہیں سکتا جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے، صراط مستقیم ہو نہیں سکتا یا تو آپ کی مرضی ہے یا آپ کے ربّ کی مرضی ہے دونوں کی مرضی ایک وقت میں نہیں چلے گی۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی یا آپ کی مرضی کیا چاہتے ہو؟ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہتے ہو تو ﴿فَاتَّبِعُوهُۖ وَلَا تَتَّبِعُوا﴾ اتباع کرنی پڑے گی اگر اتباع نہیں ہوتی تو جان لو کہ تمہاری مرضی چل رہی ہے تم اپنے ربّ کی مرضی کے مطابق کام نہیں کر رہے ہو۔

ان آیات کے تعلق سے (بلکہ اس آیت کے تعلق سے) امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ بڑی پیاری بات فرماتے ہیں:

"یقول ابن القیم رحمه الله، و هذا لأن الطريق الموصل إلى الله واحد" (یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف جو پہنچاتا ہے وہ ایک راستہ ہے) "وهو" "کون سا راستہ ہے؟" "ما بعث به رسله" (جس راستے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا) "وأنزل به كتبه" (اور اپنی کتابیں نازل فرمائیں) "ولا يصل إليه أحد إلا من هذا الطريق" (اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا اس راستے کے سوا (واحد ہے نا دوسرا تو ہے نہیں

مطلب یہ کہ اگر پہنچنا ہے تو یہی ایک راستہ ہے))"ولو أتى الناس من كل طريق"(اگر لوگ ہر دوسرے راستے کو اختیار کرنا چاہیں)"واستفتحوا من كل باب"(اور کوئی اور دروازے دیکھنا چاہیں)"فالطرق عليهم مسدودة"(سارے راستے بند ہو چکے ہیں)"والأبواب عليهم مغلقة"(اور دروازے سارے بند ہو چکے ہیں) "إلا من هذا الطريق الواحد"(سوائے اس ایک راستے کے)۔کیوں؟"فإنه متصل بالله موصل إليه"کیونکہ یہی ایک راستہ اللہ تعالیٰ سے متصل ہے جو اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے("موصل إليه"یہی ایک راستہ پہنچائے گا کوئی اور نہیں ہے))۔

التفسیر القیم میں یہ اُنہوں نے یہ بات فرمائی ہے۔

22-اس غلط فہمی اور ظلم کا کیا علاج ہے؟

غلط فہمی اور ظلم ہوا ہے نا تو اس کا علاج کیا ہے یہ اس پیرا گراف میں آپ کو پورا علاج مل جائے گا جو ابھی تک میں نے بیان کیا ہے۔ تین اسٹپ بتائے ہیں اور پھر یہ آیات بھی شیخ صاحب نے بیان کی ہیں کہ حق منہج کی اتباع کرنی ہی پڑ گی۔

یاد رکھیں کہ ظلم کا بدلہ ظلم سے نہیں ہوتا، جہالت کا بدلہ جہالت سے نہیں ہوتا اور تہمت کا بدلہ تہمت سے نہیں ہوتا انصاف کا تقاضہ کیا ہے؟ کہ ظلم کا بدلہ انصاف سے، جہالت کا بدلہ علم سے اور تہمت کا بدلہ وضاحت سے حق بات واضح کرنے سے۔یہی ہوتا ہے نا!اور وضاحت کیسے ہو گی؟ جیسا کہ شیخ صاحب نے ہمیں یہ تین اسٹپ بتائے ہیں اور ان آیات کریمہ کو بھی بیان فرمایا ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں" وقد أمرنا الله عند التنازع بالرد إليه "، اگر پھر بھی کوئی نہ مانے، مخالفین ہیں نا اس علاج کو نہیں مانتے کہتے ہیں کہ نہیں ہم حق پر ہیں تم غلط ہو۔ دلائل بھی سمجھائے ہیں ابھی تک جتنی بھی باتیں ہیں وہ سب ہم نے سامنے رکھی ہیں تب بھی کہتے ہیں نہیں! ہم ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

کیا حل ہے؟ اب اس تنازع کا حل کیا ہے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"وقد أمرنا الله "(اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے)" عند التنازع "(جب کوئی تنازع ہو جائے شدید اختلاف ہو جائے)" بالرد إليه "(کہ ہم واقعی اُسی کی طرف لوٹیں)" وإلى رسوله صلى الله عليه وسلّم "(اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لوٹیں)" والرد إلى الله هو الرد إلى كتابه "(اور اللہ تعالیٰ کی طرف رد کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف رد کرنا (یعنی قرآن مجید))" والرد إلى رسوله هو الرد إليه في حال حياته "((اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رد کا کیا معنیٰ ہے واپسی کا کیا معنیٰ ہے؟) کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر مسئلے کو حل کر دو)۔ جب زندہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ان کی خدمت میں حاضر ہوں ان کے سامنے مسئلہ رکھیں جو فیصلہ کریں گے سر جھکا کر وہ قبول کرو۔" وإلى سنته بعد وفاته "اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا جائیں تب کیا کرنا ہے اب کوئی لوٹنے کی باقی جگہ بچتی ہے کہ نہیں؟" الرد إلى سنته صلى الله عليه وسلّم "(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا گئے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث موجود ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت موجود ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی طرف واپسی ہے)۔

قرآن ہے، صحیح حدیث ہے، دونوں موجود ہیں تا قیامت رہیں گے کیونکہ دین، دین اسلام آخری دین ہے اس کے بعد کوئی دین نہیں آنے والا اب کسی اور کا انتظار نہیں ہے کہ کوئی اور دین آئے گا کوئی اور نبی آئے گا، کوئی رسول کوئی اور نبی نہیں آئے گا خاتم النبیین آچکے ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ کوئی اور دین بھی نہیں ہے، کوئی اور امت بھی نہیں ہے اس کے بعد، تا قیامت قرآن اور صحیح حدیث ہے واپس ان ہی کی طرف لوٹنا ہے، اختلاف کی صورت میں ان ہی طرف واپس جانا ہے۔

"قال تعالیٰ" (اس کا ثبوت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں)﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ (النساء:59) (اگر تمہارا کوئی تنازع ہو جائے کسی چیز میں شدید اختلاف ہو جائے کسی چیز میں)۔ کیا کرنا ہے؟﴿فَرُدُّوهُ﴾ (پس اسے واپس لوٹاؤ)۔ کس چیز کی طرف؟﴿إِلَى اللَّهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کی طرف) ﴿وَالرَّسُولِ﴾ (اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف) ﴿إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ (اگر واقعی تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو اور آخرت پر بھی ایمان لائے ہو)۔ اگر تم واقعی مومن ہو اللہ تعالیٰ پر تمہارا ایمان ہے آخرت پر بھی ایمان ہے تو اس مسئلے کا حل یوں ہے، اب ایمان متعین کرے گا کہ کتنا مضبوط ایمان ہے تمہارا واقعی اس حل کو اپناتے ہو کہ نہیں۔﴿إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ اگر اس پر عمل کر لیتے ہو ﴿ذَلِكَ

خَيۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا﴾ (خیر ہے اور سب سے اچھی تاویل ہے واپس لوٹ کر مسئلے کا حل ہے)۔اور اگر یہ نہیں کرتے ہو تو تنازع باقی رہے گا۔رہے گا کہ نہیں رہے گا؟

اب آپ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں قرآن اور سنت کی روشنی میں جو تنازع کر رہا ہے وہ نہیں کرنا چاہتا اپنے امام کا قول پیش کرتا ہے اپنے کسی عالم کا قول پیش کرتا ہے، آپ نے اس کے سامنے قرآن ہے حدیث ہے اور سلف کی فہم بھی ہے وہ سب کی فہم کے خلاف اپنے کسی امام کے قول کو لے کر آیا ہے اجماع کی بھی مخالفت کر رہا ہے نہیں سننا چاہتا آپ کی بات۔

جہمی ہیں کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے۔آپ سارے دلائل لے کر آتے ہیں اس کے سامنے رکھتے ہیں قرآن ہے حدیث ہے، سلف کے اقوال ہیں سامنے بالکل واضح دلائل ہیں کہتے ہیں نہیں جی ہمارا امام تو یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے، کیسے ہم مان لیں ہم تو نہیں مان سکتے !اب تنازع جب ہوا ہے ہم واپس کہاں پر لوٹے ہیں؟ قرآن مجید کی طرف۔

واضح دلائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے، حدیث کی طرف لوٹے ہیں الجاریہ کی حدیث اور دیگر احادیث میں بھی کئی روایات میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھا بھی ہے اشارہ بھی کیا ہے اور لونڈی نے خود یہ کہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے (یعنی عرش پر ہے آسمان پر ہے)۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود گواہی دی ’’أَعْتِقْهَا ، فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ‘‘۔اور پھر سلف کا اجماع بھی ہے، قرآن ہے صحیح حدیث ہے، فہم سلف بھی ہے اور یہ شخص کہتا ہے کہ نہیں اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے وحدۃ الوجود کا عقیدہ درست عقیدہ ہے۔

اب جب تنازع ہوا واپس لوٹے کہاں پر ہم؟ قرآن، صحیح حدیث اور سلف کی سمجھ میں (تینوں چیزیں ہیں) اور سلف کا اجماع بھی ہے تب بھی وہ نہیں مانتا۔ ایمان میں کمزوری ہے اور جو راستہ اُس نے اختیار کیا ہے وہ بدترین راستہ ہے اور جو راستہ اِس نے اختیار کیا ہے جو قرآن اور سنت کے مطابق ہے ﴿ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴾۔ سکون بھی آتا ہے کہ نہیں اطمینان ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا؟

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے بغیر تشبیہ کے جیسے کہ اللہ تعالیٰ شایان شان ہے ان کو سکون ملتا ہے یا جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے پھر کہتے ہیں کیا گندگی میں بھی ہے؟ پھر وہاں پریشان ہو جاتے ہیں کیونکہ حمام میں گندگی کیسے ہوگا، اگر کہتے ہیں ہے تو مصیبت ہے، کہتے ہیں نہیں ہے تو پھر اپنے عقیدے کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

اس لیے بعض لوگوں نے کہہ دیا کہ شاہ عبدالرحیم کے خدام میں ایک ایسا خادم تھا جو کئی روز استنجے کے لیے نہیں جاتا تھا۔ کیوں نہیں جاتا تھا؟ اسے ہر جگہ انوار نظر آتے تھے (دبے لفظوں میں کہہ دیا نا)۔ یہ تو نہ کہہ سکے کہ ہر جگہ موجود ہے کیونکہ پکڑ ہوتی ہے نا سلفی ہیں (الحمد للہ) پکڑ لیتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا انوار نظر آتے ہیں تو ایک شخص کو میں کہا کہ انوار سے کیا مراد ہے؟ کہتا ہے آپ تو ایسے ہی پکڑ لیتے ہو بات انوار کوئی ہوں گے انوار ہمیں کیا اس سے۔ تو میں نے کہا کہ کون سے انوار ہیں جو آپ کو استنجے سے منع کرتے ہیں کیا یہ ٹیوب لائٹ ہے؟ سورج کی روشنی ہے یا چاند کی روشنی ہے کوئی روشنی تو ہوگی نا جہاں پر آپ کو استنجے سے منع کیا گیا ہے؟! کہتا ہے کہ کچھ بھی ہو بس کوئی روشنی تھی انوار تھے کہیں پر اس لیے استنجا نہیں کیا اس کی مرضی ہے۔

میں نے کہا دیکھیں بات مرضی کی نہیں ہے اگر آپ حق کو چھپانا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے دبانا چاہتے ہیں آپ کی مرضی ہے لیکن اُن کا یہ عقیدہ ہے (صوفیوں کا یہ عقیدہ ہے اور یہ فضائل اعمال کی میں بات کر رہا ہوں فضائل ذکر میں حصہ سوم میں یہ واضح الفاظ ہیں جا کر پڑھ لینا دیکھ لینا)۔

توانوار سے کیا مراد ہے؟جو مجھے سمجھ آئی ہے وہ یہ سمجھ آئی ہے اسے ہر جگہ اللہ نظر آتا تھا،اللہ تعالیٰ کا نور ہی تھا ہر جگہ جہاں پر وہ استنجا نہیں کر سکتا تھا۔ کہتا ہے کہ یہ تم کہتے ہو۔ میں نے کہا اچھا تم مجھے بتاؤ کہ کون سے انوار تھے؟ کہتا ہے مجھے نہیں پتہ۔ اگر پتہ نہیں تو پھر کیوں بولتے ہو بھئی! دیکھو علم ہے تو بولو ورنہ خاموشی سے سنو، سننا بھی نہیں چاہتے اور بولنا بھی نہیں چاہتے تو پھر اس باطل پر زندہ رہنا چاہتے ہو! واللہ کبھی بھی اس میں خیر نہیں ہے۔﴿ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾ اگر حق کی سمجھ ملے تو اسے اپنا لو ابھی وقت ہے ابھی سانس جاری ہے۔

پھر میں نے کہا ٹھیک ہے اس کا مطلب ہے وضاحت نہیں ہے ایک اور قصہ ہے آپ ہی کی کتابوں میں غالباً تذکرۃ الرشید میں جو اس وقت مجھے یاد ہے کہ ایک بزرگ ہیں امام شہاب الدین سہروردی صاحب جو ہیں اپنے پیر کے پاس جاتے ہیں، خاص انعام اور خاص احسان پیر کا ہوتا ہے اپنے اس شاگرد سے اپنے اس مرید سے تو باقی جو بیس بیس سال پُرانے اسٹوڈنٹ ہیں ان کو تعجب ہوا بھئی کہ کس چیز کی بنیاد پر یہ خصوصیت ہے کیا وجہ ہے؟ تو شیخ صاحب نے دیکھا کہ بعض ان کے جو مریدین ہیں ان کو اچھا نہیں لگ رہا تو انہوں نے ایک امتحان لینا چاہا اور یہ کہا کہ ایک ایک مرغا لے لو اور ایسی جگہ پر ذبح کرو جہاں پر کوئی موجود نہ ہو (ذرا لفظ پر غور کریں یہ نہیں کہ جہاں پر کوئی نہ دیکھ رہا ہوں ''جہاں پر کوئی موجود نہ ہو'' لفظ آپ کی کتاب ہے جا کر دیکھ لیں ہماری غلطی ہے کہ ہم صرف کوٹ (quote) کر رہے ہیں)۔ تو سب چلے گئے اور سب ذبح کر کے آ گئے سوائے اِن صاحب کے (سہروردی صاحب کے) نہیں ذبح کیا۔ تو دوست جو تھے سب ہنس رہے تھے کہ دیکھو اسے جگہ نہیں ملی کوئی۔ تو شیخ صاحب نے پوچھا کہ بھئی آپ نے ذبح کیوں نہیں کیا؟ سنیں جواب غور سے کہتے ہیں ''مجھے کوئی ایسی جگہ نہیں ملی جہاں پر اللہ تعالیٰ موجود نہیں تھا''۔

اس سے زیادہ وضاحت کوئی اور چاہتے ہیں وحدۃ الوجود کا اس سے بڑھ کر کوئی اور لفظ ہے مجھے کوئی جگہ نہیں ملی جہاں پر اللہ تعالیٰ موجود نہیں تھا تو میں کہاں ذبح کرتا اس لیے مرغا ذبح نہیں کیا۔

اب اس کی تاویل کیا کرتے ؟! کہتے ہیں نہیں دیکھنا، دیکھتا ہے نا اللہ تعالیٰ۔ میں نے کہا کہ لفظ ''موجود'' کا ہے دیکھنے کا لفظ نہیں ہے۔ تعبیر میں غلطی ہوئی ہے کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ تعبیر میں غلطی اُن کی ہوئی ہے لیکن لکھا تو یہی ہے ''موجود'' ہے نا تو آپ کیوں دفاع کر رہے ہیں آپ نے کوئی وکالت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے ؟ حق کو قبول کیوں نہیں کرتے کہہ دو کہ یہ بات غلط ہے یہ عقیدہ غلط ہے ہمارے بزرگوں سے غلطی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے وہ جانیں چلے گئے ہیں لیکن میں اپنا عقیدہ درست کرتا ہوں انصاف ہے کہ نہیں ؟! لیکن یہ کہنا کہ نہیں یہ صحیح ہے، پہلے کہا انوار کا نہیں پتہ اب یہاں پر کہتا ہے پہلے کہا کہ دیکھ رہا ہے یہاں پکڑا گیا پھر موجود ہی کے لفظ کو بھی پھر کہتے ہیں تعبیر کی غلطی ہے، وہ کہنا یہ چاہتے تھے کہ دیکھ رہا ہے کہہ یہ دیا کہ موجود ہے۔

میں نے کہا تعبیر کی غلطی نہیں ہے یہ عقیدہ ہے جو دل میں ہے وہی زبان پر آیا ہے۔ کیا آپ مجھے سے بہتر جاننے والے ہیں اتنے بڑے پیر گزرے ہیں آپ کے وہ نہیں جانتا تھا کہ مجھے کیا کہنا چاہیے کہنا کچھ اور چاہتے تھے اور کر کچھ اور دیا؟!

اور صرف پیر صاحب کی بات نہیں اس کے استاد کی بھی بات ہے اس نے امتحان کس چیز کا لیا دیکھ تو اللہ تعالیٰ رہا ہے سب کو دیکھ رہا ہے نہیں دیکھ رہا اللہ تعالیٰ ؟! ہر وقت ہر آن میں دیکھتا ہے لیکن موجود کی بات بعض کو نہیں پتہ تھا کہتے ہیں جنہوں نے غلطی کی ہے، اگرچہ ان کا عقیدہ یہ نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے انہوں نے ٹھیک کیا ہے کیونکہ دیکھنے کا لفظ تھا ہی نہیں اگر دیکھنے کا لفظ ہوتا تو کوئی ذبح کرتا یا سارے بیس بیس سال سے جاہل تھے اس کے مرید سارے ؟! کیا خیال ہے بیس سال ایک شیخ کے مرید ہیں اور اس چھوٹے سے سوال میں غلطی کر کے آ گئے ؟

تو بات یہی تھی حق پر وہی تھے جنہوں نے مرغا ذبح کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود نہیں ہے عرش پر مستوی ہے لیکن اس جواب سے آپ کے شیخ بھی مطمئن ہوئے، ان کے استاد بھی مطمئن ہوئے اور کہا یہی صحیح جواب ہے۔اب پھر پتہ چلا دوسروں کو کہ کیوں خاص عنایت سے نوازا جارہا ہے کیونکہ ان کے پاس جو علم ہے جو ان کے پاس ایک پاور ہے وہ سب کے پاس نہیں ہے۔

الغرض ﴿ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾ کی بات میں کر رہا تھا تنازع کی بات ہم کر رہے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"فكلمة شيء"(اس آیت کریمہ میں شیء کا لفظ جو ہے)"هنا نكرة في سياق الشرط"(یہ نکرۃ ہے شرط کے سیاق میں)"تعم"۔ تعم کا کیا مطلب ہے؟ یعنی تفید العموم یعنی"كل اختلاف"(کوئی بھی اختلاف ہو)"كل اختلاف التضاد في الأصول و الفروع"(ہر قسم کا اختلاف جو اختلاف تضاد ہے جو دوری کا اختلاف ہے جس میں آمنا سامنا ہو جاتا ہے contradiction ہوتی ہے دونوں طرف، جوڑا نہیں جا سکتا دونوں باتوں کو اختلاف کی انتہا ہے اختلاف ہو گیا ہے تو اس کا حل یہی ہے کہ واپسی قرآن اور سنت کی طرف)"في الأصول و الفروع"(اصول میں اور فروع میں)۔

"يقول ابن القيم رحمة الله عليه"(امام ابن القیم فرماتے ہیں (بڑی پیاری بات ہے))"ولو لم يكن في كتاب الله"(اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ ہوتا)"وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم"(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں بھی نہ ہوتا)۔ کیا؟"بيان حكم ماتنازعوا فيه"(جس چیز میں تنازع ہوا اس کے حکم کا بیان نہ ہوتا وضاحت نہ ہوتی)"ولم يكن كافياً"(اور یہ وضاحت اور یہ لوٹانا قرآن اور سنت کی طرف کافی نہ ہوتا) "لم يأمر بالرد إليه"(اللہ تعالیٰ کبھی حکم نہ دیتا کہ واپسی قرآن اور سنت کی طرف ہے)۔

اگر وضاحت نہیں ہے اور کافی بھی نہیں ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کیسے حکم دے سکتا ہے! اس چیز کی طرف اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دے رہا ہے کہ واپس لوٹو جب تمہارا تنازع ہو نہ جس میں وضاحت ہے اور نہ جو کافی ہے ہمارے لیے کیا اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا حکم دے گا؟ ہر گز نہیں!

"إذ من الممتنع"(کیونکہ یہ بالکل ممتنع ہے)"أن يامر الله تعالى بالرد عند النزاع إلى من لا يوجد عنده فصل النزاع"(کیونکہ یہ بالکل ناممکن ہے ممتنع ہے کہ اللہ تعالیٰ حکم دے جب نزاع ہو اختلاف ہو جھگڑا ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اس طرف ہمیں واپس لوٹنے کا حکم دے جس کے پاس ہمارے اس نزاع کا حل نہیں ہے)۔ جو فیصلہ نہیں کر سکتا تو کیا ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس طرف واپس لوٹنے کا حکم دے گا؟ ہر گز نہیں!

"وقال تعالیٰ" یہاں پر ہم رکے ہیں پوائنٹ نمبر تئیس نوٹ کر لیں ختم کرنے سے پہلے مخالفین اس علاج اور وضاحت کو نہیں مانتے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ واپس لوٹائیں قرآن اور سنت کی طرف یہ حل ہے اور اگر واپس نہیں لوٹائیں گے تو کیا ہو گا اگلے درس میں ہم بیان کریں گے ان شاءاللہ (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (06: کن سلفیاًعلی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔